حضرت مولانا محمد ظہور الحق ظہور

انسانی حقوق کا تحفظ اور عظمت و اہمیت

تعلیماتِ نبویؐ کی روشنی میں

اولاد کا پہلا حق، تحفظ جان

والدین کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اولاد کا سلسلہ حیات منقطع کریں۔ رومۃ الکبریٰ کی تہذیب کے علمبرداروں میں ایک باپ کو اولاد کو مار ڈالنے کا کلی اختیار تھا۔ زمانہ قدیم میں بت پرست قومیں اور زمانہ جاہلیت میں حضورؐ کی بعثت سے قبل عرب اپنی لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے اور کہیں عرب میں افلاس کی وجہ سے اولاد کشی کی جاتی تھی اور کہیں دیوتاؤں کی خوشنودی کے لیے بچوں کو قربان کیا جاتا تھا۔ اسلام نے قرآن مجید اور تعلیمات نبوی کے ذریعے ان تمام رسومات اور باطل عقیدوں پہ ضرب کاری لگائی اور **ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق۔ نحن نرزقکم وایاھم** (الانعام-۱۵۳) اور مفلسی کے ڈر سے اپنے بچوں کو نہ مار ڈالو، ہم تم کو اور ان کو رزق دیتے ہیں۔ اِس ارشاد ربانی میں اولاد کی جان کو تحفظ دیا گیا لہذا والدین پہ اولاد کا پہلا حق یہ ہے کہ وہ اُس کی جان کی حفاظت کریں۔

دوسرا حق، مکمل رضاعت کا ہے

والدین پہ اولاد کا صرف یہی حق نہیں ہے کہ ان کی زندگی کا تحفظ کیا جائے بلکہ یہ بھی ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں ارشاد باری تعالیٰ ہے **والوالدات یرضعن اولادھنّ۔** (البقرہ-۲۳۳) باپ چاہیں تو مائیں اپنے بچوں کو کامل دو سال دودھ پلائیں۔

تیسرا حق، اولاد کے درمیان عدل و مساوات کا برتاؤ کرنا

والدین کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنی اولاد کے درمیان تفریق کریں، خصوصاً لڑکے اور لڑکی کے درمیان، کیونکہ اولادِ نرینہ سے بیٹیوں کے مقابلے ترجیحی سلوک رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند تھا۔

ایک صحابی نے اپنے لڑکوں میں سے کسی ایک کو ایک غلام ہبہ کیا۔ اور چاہا کہ آنحضورؐ کی شہادت ہو۔ حضورؐ نے دریافت کیا کیا تو نے اپنے ہر لڑکے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے؟ عرض کیا نہیں، فرمایا کہ میں ایسے ظالمانہ عطیہ پہ گواہ نہ بنوں گا۔ (ابوداؤد کتاب البیوع۔ بحوالہ حقوق العباد صـ۹۵)

تو ہر معاملہ میں حتیٰ کہ عطیات میں بھی اولاد کے ساتھ مکمل عدل کا سلوک ہونا چاہیئے۔

چوتھا حق، رزق حلال پہ پرورش

والدین کا یہ بھی فرض ہے کہ اولاد کی پرورش رزق حلال سے کریں۔ امام حسنؓ چھوٹے سے بچے تھے تو انہوں نے صدقہ کی کھجور منہ میں ڈال لی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ میں انگلی ڈال کر یہ فرماتے ہوئے اگلوائی کہ صدقہ آلِ محمدؐ پر حرام ہے۔

حقوق الزوجین
حقوق العباد میں سے میاں بیوی کے حقوق بھی ہیں۔ حضور نبی کریم کی بعثت اور ظہور کے وقت ساری دنیا میں عموماً اور عرب میں خصوصاً عورتوں کی حالت انتہائی ابتر تھی اور اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا گیا تھا کہ مرد اور عورت دونوں آدم کی اولاد اور اللہ کی مخلوق ہیں۔ اور ان کا ازدواجی تعلق انسانی تمدن کی بنیاد ہے۔

ایسے حالات میں محبوب خدا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم عالم نسواں کا مقدر سنوارنے کے لیے سراپا رحمت بن کر آئے اور دنیا کو درس دیا، تعلیم دی کہ کس طرح ہمہ وقت اور ہمہ جہت مصروفیات کے باوجود ازدواجی زندگی خوشگوار بنائی جا سکتی ہے۔ تعلیمات نبوی میں عورتوں کے احترام کو معاشرہ میں لازمی قرار دیا گیا۔

بیوی کے شوہر پر حقوق
اسلام نے عورت کو بحیثیت بیوی بہت سے حقوق سے نوازا ہے ان میں سے کچھ یہ ہیں۔ تعلیمات نبوی میں (جو قرآن و حدیث پر محتوی ہے) عورت کا ایک حق مرد پر "حسن معاشرت" ہے ارشاد ربانی ہے۔ وعاشروهن بالمعروف (النساء - ۱۰) " ان کے ساتھ بھلے طریقہ سے زندگی بسر کرو" حضورؐ نے فرمایا، سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ با اخلاق ہو اور تم میں بہترین وہ ہے جس کا سلوک اپنی اہلیہ کے ساتھ سب سے اچھا ہو۔ (ترمذی)
نیز آپؐ نے فرمایا کوئی مسلمان شوہر اپنی مسلمان بیوی سے نفرت نہ کرے۔ اگر اس کی ایک عادت پسند نہیں آتی تو دوسری اور عادتیں پسندیدہ ہوں گی۔ (مسلم)

بیوی کیلئے تفریح و دل بستگی کے جائز مواقع فراہم کرنا
اہل و عیال کو خوش رکھنا بھی حضورؐ کے نزدیک دینی خدمت ہے آپؐ اپنی اہلیہ کی دلجوئی کے لیے ان کے گھر کے کام کاج میں تعاون فرماتے اور ہاتھ بٹاتے تھے۔

معاشی تحفظ
مرد کے فرائض میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کارزار حیات میں تگ و دو کر کے اہل و عیال کے لیے حلال روزی مہیا کرے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے ولزوجك عليك حق (بخاری کتاب الصوم) " اور تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے"۔
ایک صحابیؓ نے حضورؐ سے پوچھا کہ کسی شخص کی بیوی کا اس کے شوہر پر کیا حق ہے؟ حضورؐ نے فرمایا اس کا حق یہ ہے کہ جب تو کھائے تو اس کو کھلائے اور جب تو پہنے تو اسے پہنائے اس کے چہرہ پر نہ مارے اس کو بددعا کے الفاظ نہ کہے اور اگر اس سے ترک تعلق کرے تو صرف گھر میں کرے۔

عدل و مساوات
عورت کا حق یہ بھی ہے کہ مرد اس کے ساتھ مکمل عدل و مساوات روا رکھے یہاں تک کہ خورد و نوش اور طعام و لباس کے معاملات میں بھی۔ فقہی لحاظ سے مرد کے فرائض اور عورت کے

پانچواں حق، اچھی تعلیم و تہذیب

ارشاد نبوی ہے کہ باپ کا کوئی عطیہ بیٹے کے لیے اس سے بڑھ کر نہیں کہ وہ اس کی تعلیم و تربیت اچھی کرے۔ (ترمذی، کتاب البر۔ مسند امام احمد)

اولاد کا چھٹا حق، تربیت اخلاق

یایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارًا وقودھا الناس والحجارۃ۔ (التحریم۔ ۶) اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔

حضورﷺ نے فرمایا کہ باپ کا اپنے بچے کو کوئی ادب سکھانا ایک صاع صدقہ سے بہتر ہے آپ کا ارشاد ہے کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس برس کا ہو جائے اور نماز نہ پڑھے تو اسے مار کر نماز پڑھاؤ اور اسے الگ سلاؤ۔

عام رشتہ داروں کے حقوق کا اہتمام

والدین کے حقوق اور ان کے ساتھ حسن سلوک و احسان کا حق معلوم کرنے کے بعد معلوم ہونا چاہیئے کہ عام رشتہ داروں کے حقوق بھی ہم پر عائد ہوتے ہیں جو کم از کم ان کے ساتھ حسن معاشرت اور عمدہ سلوک ہے اور اگر وہ حاجت مند ہوں تو ان کی مالی امداد بھی اپنی وسعت کے مطابق اس میں داخل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وات ذا القربی حقہ والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا (بنی اسرائیل۔ ۲۶) "اور دے قرابت والے کو اس کا حق اور محتاج کو اور مسافر کو اور مت اڑا بے جا" اس آیت میں اہل قرابت اور مسکین و مسافر کو مالی مدد دینے اور صلہ رحمی کرنے کو ان کا حق فرما کر اس طرف اشارہ کر دیا کہ دینے والے کو ان پر احسان جتانے کا کوئی موقع نہیں کیونکہ ان کا حق اس کے ذمہ فرض ہے۔ دینے والا اپنا فرض ادا کر رہا ہے کسی پر احسان نہیں کر رہا اور سورہ نساء آیت ۳۶ میں ارشاد ہے۔ واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئًا وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتمی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم۔ "اور تم سب اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو۔ قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور پڑوسی رشتہ دار سے، اجنبی ہمسایہ سے، پہلو کے ساتھی یعنی پاس بیٹھنے والے ہم نشین اور مسافر، اور ان لونڈی غلاموں سے جو تمہارے قبضہ میں ہوں، احسان کا معاملہ رکھو۔"

الصاحب بالجنب سے مراد ہم نشین دوست بھی ہے اور ایسا شخص بھی جس سے کہیں کسی وقت آدمی کا ساتھ ہو جائے، یہ عارضی ساتھ اور ہمسائیگی بھی ہر مہذب اور شریف انسان پر ایک حق عائد کرتی ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ حتی الامکان اس کے ساتھ نیک برتاؤ کرے اور اسے کوئی تکلیف دینے سے اجتناب کرے۔

حقوق ۔ ادائیگی مہر ادائیگی نفقہ ظلم سے اجتناب ۔

شوہر کے حقوق بیوی پر

۱۔ شوہر کا ہر حکم بجا لانا بشرطیکہ کوئی حکم اللہ تعالیٰ کے حکم سے متصادم نہ ہو۔ غرض ایک اچھی بیوی کی خصوصیت اطاعت شوہر ہے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ سے عرض کیا گیا کہ کون سی عورت سب سے زیادہ اچھی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا جو ایسی ہو کہ جب شوہر اسے دیکھے تو خوش کر دے جب اسے حکم دے تو بجا لائے اپنی ذات اور مال کے بارے میں ناگوار بات نہ کرے۔

۲۔ بیوی شوہر کے گھر، مال و اسباب و عزت کی نگہداشت کرے۔

۳۔ اولاد کی تربیت کرے۔

۴۔ بیوی اپنے مطالبات کی وسعتوں کا جائزہ لے اور ان کو صرف حلال و مباح کی حدود تک محدود رکھے۔ مرد پر ناجائز اور مرد کی وسعت و استطاعت سے زیادہ مطالبات کر کے اس کو حرام خوری اور حرام کمائی پر مجبور نہ کرے تاکہ مرد کو یہ نہ کہنا پڑے۔

اُلٹے اُلٹے مطالبات نہ کر زندگی اس قدر حسیں نہیں

ملک کے باشندوں پر حکومت و ریاست کے حقوق

نظام اسلامی و تعلیمات نبوی کی روشنی میں باشندوں پر حکومت کے حقوق یہ ہیں۔

۱۔ حکومت کی اطاعت کریں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" (النساء ۔ ۵۹) اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور ان کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں۔

۲۔ قانون کا احترام کریں نظم و نسق میں خلل نہ ڈالیں اور امن و امان کا مسئلہ پیدا نہ کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا (الاعراف ۔ ۱۵) زمین میں فساد نہ کرو اس کی اصلاح ہو جانے کے بعد۔

۳۔ حکومت کے تمام بھلے کاموں میں تعاون کریں۔

۴۔ دماع [دفاع] کے کام میں جان اور مال سے اس کی پوری پوری مدد کریں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب کو خدا کی راہ میں نکلنے کے لیے کہا جاتا ہے تو زمین پر جم کر بیٹھ جاتے ہو اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری جگہ کوئی دوسری قوم لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔

انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون (التوبہ ۔ ۳۸ ۔ ۴۱) نکلو خواہ تم ہلکے ہو یا بھاری اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور اپنے مال سے یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔

حکومت و ریاست پر عوام کے بنیادی حقوق

باہمی اتحاد و یکجہتی پیدا کرنے اور محبت و اخوت کی فضا میں زندگی گذارنے اور امن و سکون برقرار رکھنے کے لیے حکومت کے ذمہ ان انسانی بنیادی حقوق کا تحفظ بھی ضروری ہے جو اسلام عطا فرماتا ہے۔ ان کی تقسیم یوں کی جاتی ہے۔

تحفظ جان

ولا تقتلوا النفس التی حرم الله الا بالحق (بنی اسرائیل ۳۳) "قتل نفس کا ارتکاب نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ" جو اللہ تعالیٰ انسان کو زندگی بخشتا ہے، سلسلہ حیات کو منقطع کرنے کا بھی وہی مجاز ہے اس کے اس نظام میں مداخلت ناجائز ہے قرآن کریم میں اس کی شدید ترین وعید آئی ہے، من قتل نفسًا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعًا (المائدہ ۳۲) جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔

ملکیت اور مال کا تحفظ

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الآیۃ النساء ۲۹، ۳۰) اے لوگو جو ایمان لائے ہو آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ، لین دین ہونا چاہیئے آپس کی رضامندی سے۔

عزت و آبرو کا تحفظ

یایها الذین امنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرًا منهم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرًا منهن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب.....

ولا یغتب بعضکم بعضًا۔ (الحجرات ۱۲،۱۱) اے ایمان والو! نہ تو مرد مردوں کو مردوں پہ ہنسنا چاہیئے۔ کیا عجب ہے کہ جن پہ ہنستے ہیں وہ ان ہنسنے والوں سے خدا کے نزدیک بہتر ہوں۔ اور نہ عورتوں کو عورتوں پہ ہنسنا چاہیئے کیا عجب ہے کہ جن پہ ہنستی ہیں وہ ان ہنسنے والیوں سے خدا کے نزدیک بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو۔ کیونکہ یہ سب باتیں گناہ کی ہیں اور ایمان لانے کے بعد مسلمان پہ گناہ کا نام لگنا ہی برا ہے۔۔۔۔۔ اور بہانہ کو ایک دوسرے کو پیٹھ پیچھے۔

نجی زندگی کا تحفظ

یایها الذین امنوا لا تدخلوا بیوتًا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اهلها (النور ۲۷) اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں اجازت لیے بغیر داخل نہ ہو۔

ظلم کے خلاف آواز اٹھانا

لا یحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم۔ اللہ کسی پر زبان کھولنا پسند نہیں کرتا۔ الا یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو۔

ضمیر و اعتقاد اور مذہب کی آزادی

لا اکراہ فی الدین (البقرہ - ۲۵۶)
" دین میں زبردستی نہیں "

افتکرہ الناس حتی یکونوا مومنین. (یونس - ۹۹) کیا تو لوگوں کو زبردستی مومن بنانا چاہتا ہے؟ اسلام ہر شخص کو مذہب کے بارے میں اختیار عطا کرتا ہے۔ اسلام قبول کرنے کے لیے کسی کو مجبور نہیں کرتا۔

مذہبی دل آزاری سے تحفظ

(الف) ولا تسبوا الذین یدعون من دون الله فیسب الله عدوًا بغیر علم (الانعام - ۱۰۸) یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر جن معبودوں کو پکارتے ہیں انہیں گالیاں نہ دو، پس وہ بھی پھر عداوت کی بنا پر جہالت سے اللہ تعالیٰ کو گالیاں دیں گے۔

(ب) وجادلهم بالتی هی احسن۔ (النحل ۱۲۵) " مذہبی اختلافات میں اگر بحث بھی کرنا پڑے تو احسن طریقے سے تاکہ دل آزاری کا موجب نہ بنے۔ " ولا تجادلوا اهل الکتاب الا بالتی هی احسن۔ (العنکبوت - ۴۶) " اہل کتاب کے ساتھ بحث نہ کرو مگر احسن طریقے سے۔ "

یہ حق کہ ہر شخص صرف اپنے اعمال کا ذمہ دار ہو کسی دوسرے کے جرم میں نہ پکڑا جائے

ولا تکسب کل نفس الا علیها ولا تزر وازرة وزر اخری (الانعام - ۱۶۴) " ہر متنفس جو کماتا ہے اس کا وبال اسی پر ہے۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ "

یہ حق کہ کسی شخص کے خلاف کوئی کارروائی ثبوت کے بغیر اور انصاف کے معروف تقاضے پورے کئے بغیر نہ کی جائے

یایها الذین امنوا ان جاء کم فاسق بنبأ فتبینوا ان تصیبوا قوما بجهالة فتصبحوا علی مافعلتم نادمین۔ (الحجرات - ۶) " اگر کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لے کر آئے تو تحقیق کرو۔ ایسا نہ ہو کہ کسی گروہ کو بے جانے بوجھے نقصان پہنچاؤ اور پھر اپنے کئے پر پچھتاؤ۔ " واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل (النساء ۵۸) " اور جب لوگوں کے معاملات میں فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔ "

یہ حق کہ حاجتمند اور محروم افراد کو ان کی لازمی ضروریات زندگی فراہم کی جائیں

وفی اموالهم حق للسائل والمحروم (الذاریات - ۱۹) اور ان کے مالوں میں حق ہے مدد مانگنے والے اور محروم کا۔

ریاست میں رہنے والے تمام لوگوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک اور برتاؤ کیا جائے

ان فرعون علا فی الارض وجعل

وأهلها شيعا يستضعف طائفة منهم يذبح ابناءهم ويستحي نساءهم انه كان من المفسدين (القصص - ۴) "فرعون نے زمین پر سر اٹھایا اور اس کے باشندوں کو گروہوں میں تقسیم کیا ان میں سے ایک گروہ کو وہ کمزور بنا کر رکھتا تھا اور ان کے بچوں کو ذبح کرتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ یقیناً وہ مفسد لوگوں میں سے تھا۔

آزادی اجتماع کا حق بشرطیکہ تعمیری و اصلاحی امور کے لیے ہو تخریبی اور اختلافات برپا کرنے کے لیے نہ ہو۔

ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر واولئك هم المفلحون ولا تكونوا كالذين تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءهم البينت واولئك لهم عذاب عظيم (آل عمران - ۱۰۵) "تم میں کچھ لوگ تو ضرور رہنے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکتے رہیں جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے کہیں تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہوئے، جنہوں نے یہ روش اختیار کی وہ اس روز سخت سزا پائیں گے۔"

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حق جسمیں تنقید کی آزادی کا حق شامل ہے

کنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله (آل عمران - ۱۱۰) "اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"

غذا بہم رسانی اور کھانے پینے کا حق

وما من دابة في الارض الا على الله رزقها (ہود - ۶) "زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو۔"

يايها الناس كلوا مما في الارض حلالا طيبا (البقرہ - ۱۶۸) "اے لوگو! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انہیں کھاؤ۔"

زمین پر گھر بنا کر رہنے اور کمانے کھانے کا حق

ولقد مكنكم في الارض وجعلنا لكم فيها معايش (الاعراف - ۱۰) "ہم نے تمہیں زمین میں اختیارات کے ساتھ بسایا اور تمہارے لیے یہاں سامان زیست فراہم کیا۔" وجعلنا النهار معاشا (النبا - ۱۱) "اور ہم نے دن کو (تمہارے لیے) روزی تلاش کرنے اور کمانے کے لیے بنایا۔"

لباس پہننے کا حق

يا بني ادم قد انزلنا عليكم لباسا يواري سوأتكم وريشا (اعراف - ۲۶) "اے اولاد آدم! ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکے۔"

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد۔ ان دماء کم واموالکم واعراضکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا وفی شھرکم ھذا جو آپؐ کے جوامع الکلم میں سے ہے۔ انسان کے تمام شخصی وعمومی انسانی حقوق کی حفاظت ونگہداشت کی تعلیم دے رہا ہے۔

ہر خطۂ ارضی پہ ہر زمانہ میں انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام آتے رہے اور انسانوں کو انسانوں پر اللہ تعالٰی کے حقوق اور پھر انسانوں کے باہمی شخصی واجتماعی حقوق وفرائض کی نشاندہی کرتے رہے۔ جن اقوام نے ان انبیاء کرامؑ کی تعلیمات کو اپنایا، ان پہ اللہ تعالٰی کی رحمت نازل ہوئی اور جن اقوام نے ان ہدایات وتعلیمات انبیاءؑ کی قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود، قوم لوط واہل مدین کی طرح اجتماعی خلاف ورزی کی، ان پر اللہ تعالٰی کا عذاب آیا۔ قرآنی حقائق وتعلیمات نبی کریمؐ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالٰی نے کسی قوم پہ صرف اس وجہ سے عذاب مسلط نہیں کیا کہ وہ اس کی عبادت سے روگردانی کرتی تھی بلکہ اس وجہ سے بھی عذاب نازل ہوا کہ وہ اجتماعی طور پہ اللہ تعالٰی کے بندوں کے معاشی، معاشرتی اور بنیادی حقوق سے صرف نظر کرتی تھی۔

آج اس وقت ہمارا طرح طرح کے مصائب ومشکلات اور آئے دن آسمانی وزمینی ناگہانی حادثات کا شکار ہونا، ہماری موجودہ نفسانفسی، باہمی آویزشیں اور عدالتوں میں مقدمات کی بھرمار، اندرونی خلفشار اور بیرونی خطرات، یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ ہم نے من حیث القوم حقوق اللہ سے غفلت برتنے کے علاوہ حقوق العباد کے بارے میں بھی احکامات الٰہیہ وتعلیمات نبویہ کو پس پشت ڈال دیا ہے اور اکثر ہمیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا کہ دن میں کتنی بار ہم حقوق العباد کی پامالی کے مرتکب ہو کر اللہ تعالٰی کی ناراضگی اور اس کے عذاب وسزا کے مستوجب بنتے ہیں اگر ان تمام حقوق انسانی کا شخصی ہوں یا عمومی واجتماعی جو تعلیمات نبویہ کے مطابق مذہب اسلام ہمیں عطا کرتا ہے خیال رکھا جائے اور ہر انسان دوسرے کے حقوق غصب کرنے یا اسے حق سے محروم کرنے کرانے سے بچے تو ہماری تفرقیات اختلافات، عداوتیں ختم ہوسکتی ہیں اور ہم سب بنی نوع انسان مذہب اسلام کے سایہ میں نہایت امن اتفاق، اتحاد، محبت اطمینان اور سکون سے زندگی بسر کر سکتے ہیں اور بین الاقوامی سطح پہ مسلمانوں کو دنیا میں پھر غلبہ حاصل ہوسکتا ہے۔

علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات (جلد دوم)
(امام ابو یوسفؒ ــــ امام محمدؒ)

از مولانا عبد القیوم حقانی
امام ابو یوسفؒ وامام محمدؒ کی سیرت وسوانح، تعلیم وتربیت، خدا پرستی، شوق مطالعہ، تقوٰی وریاضت، جوش جہاد، نادر تحقیقات، اسلامی ریاست کے خدوخال، عدل وانصاف کے ایمان آفرین نمونے، بیباک فیصلے اور اصلاح انقلاب امت کی گرانقدر مساعی پر مشتمل حیرت انگیز واقعات ـــ سنہری ڈائی دار مضبوط جلد صفحات ۲۷۲، قیمت ۵۶ روپے

موتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
(پشاور) پاکستان